اسپ و خلعت لینے کی امید پر پیش یزید
لیجیے ہیں آج ہم اس باغ کا میوہ رسال

داد دلوا دی ہماری اب کر نزدیک خدا
ناقۂ صالح سے تو بہتر کہیں ہے تیری آل

ناقہ جو مرکب تھا صالح کا سو اُسکے واسطے
اُنکی امت پہ خدا کے امر سے آیا زوال

یہ تو اک بے دوش کا تیرے تھا جسکے سر کو آج
کاٹ نیزے پر رکھا اور تن لیا لوہو میں ڈال

اہل بیت اسکے جو ہم باقی رہے سو اب نہیں
لیچلے ہیں شام کو زنجیر کر یہ بدسگال

لکھتے ہیں اکثر کتب میں راویان معتبر
جس گھڑی وہ قافلہ وارد ہوا جائے قتال

جا پڑی نعش برادر پر جو زینب کی نگہ
منہ بقیع کی طرف کر یوں لگی کرنے مقال

یہ جگر گوشہ وہ تیرا ہے نہ لاتے تھے جسے
آسمان نیچے نظر لگجانے کا کر احتمال

تابش خورشید سے سوکھے ہے گرد و خاک میں
آج تک اُسکے نہیں دفن و کفن کا کچھ خیال

خلد میں کیا فارغ البال اُسکی حالت سے ہے تو
آج زمیں آ کے دیکھ اُسکو کہ ہے اُسکا جو حال

عضو عضو اُسکا جدا ایسا کیا ہے تیغ نے
یوں درخت خشک کا کاٹے نہ کوئی ڈالڈال

کھینچ ڈالے تیر جلے اسکی کس کو ہے خبر
ٹوٹ کر تن میں رہے ہیں موئے تن سے زیادہ بھال

آ کے جنت سے شتاب اب کربلا کے دشت میں
ٹکڑے ٹکڑے ہے جسد رن میں جو ہے اُس کو سنبھال

اولاً تجہیز و تکفین آ کے کر اس نعش کی
بعد اُسکے خانۂ زنجیر سے ہمکو نکال

جلد ہمکو بھی چھوڑا ان ظالموں کی قید سے
رات دن ہیں ہم اسیری میں مصیبت سے کمال

بضعۃ منی پیمبر نے کہا تیرے تئیں
یہ روایت رکھ جگر گوشہ ہوں تیرا پائمال

گفتگوے دختر زہرا سے کر ختم سخن
خون سے سودا ہوئے تر اہل مجلس کے رومال

مرثیہ دیگر سوم

میں تم سے کیا کہوں یارو یہ کیا سحر ہے آج
کہ زیر چرخ جسے دیکھو چشم تر ہے آج
ہر ایک سمت جہاں میں یہی خبر ہے آج
سوم نبی کے جگر کا نگر نگر ہے آج

جو پھول باغ میں ہیں آج سو ہیں آگ پھول
ہے نرگس آج پیالے کا اور جگی کے اصول
صلواۃ بھیجے ہے بوٹی بوٹی بھی اُسپہ ہو کے ملول
چمن میں جو کوئی بلبل ہے نوحہ گر ہے آج

روئے ہے سنگ سے سر مار آبشار چمن
جگر کے خون سے لبریز ہے کلی کا دہن
سوائے نالہ نہیں باغبان کے لب پہ سخن
ثمر نہال محمدؐ کا خاک پر ہے آج

www.emarsiya.com

کہے ہے راوی جانسوز یہ باتیں آئین
کہا بلا کے یہ سرگروہ اہل شام کے تئین
سوم کے روز تبہ دین کے ابن سعد لعین
اٹھاؤ خیمے کہ یہاں سے مرا سفر ہے آج

اسیر ہین جو انھیں تشنہ پیاس پانی دو
اب آب و نان سے لئے انھیں نہ باز رکھو
غذا جو چاہین تو آذوقہ بھی پیٹ بھر دیجو
کہ فاقہ کشیدہ اسیران ان اُپر ہے آج

کہا ہین اسلیے تم سے یہ تا نہ مر جاوین
جو بھوکھین جیتے یہ انعام تو لو ہم پاوین
ہم انکو جیتے تو کوفہ یزید پہونچاوین
جو یان مرین یہ تو قصہ ہی مختصر ہے آج

زیادہ اس سے بشر بھوک پیاس سہتا نہیں
تمام نفع کی پر بن گئے ہیں رہتا نہیں
کہو انکی دوستی سے میں یہ بات کہتا نہیں
سخن مرا تو یہ قابل بہ آب زر ہے آج

یہ سنکر گئے پانی حرم میں ملعونان نہ
گئے یہ کہنے انھون پانی تم پیو یہان نہ
بڑے سے تھے غش ہوئے سب تشنگی کے خرد و کلان
کرم خلیفہ کے نائب کا تم اُوپر ہے آج

یہ سنکے عابد بیمار نے دیا یہ جواب
ہمارے باپ کو جس آب سے کیا سیراب
کرم ہے یہ جو پلاؤ تم اب ہمین وہ آب
یہ آب ہمکو تو خونابہ جگر ہے آج

ہمارے باپ کے مرنیکو تیسرا ہے روز
ہمین جو پوچھو تو یہ آب ہے عبث جانسوز
بریدہ حلق سے جاری ہے اسکے خون ہنوز
ہمارے دل پہ ہر اک قطرہ جون شرر ہے آج

پھر آگے اسکی مفصل خبر نہیں معلوم
غریب و بیکس و بیچارے وہ جو تھے مظلوم
ہوا کہ یا نہ ہوا اسدن انکا تر حلقوم
کہیں تھے پانی ہمین زہر سے بتر ہے آج

مگر جتنے وہ مظلوم تھے کہ انکو اسیر
سوار کر انھیں اونٹوں پہ لوٹے وہ بے پیر
جدا جدا کیا ہر ایک کے تئین زنجیر
چلو شتاب ہمین عزم بیشتر ہے آج

جو گذری انپہ صعوبات وہ کہون سو کیا
تمام روز و شب ایسی ہی گذری تھی ایذا
کہ تھا سر انکے پہ تا باز گشت حشر بپا
بیان جسکا سبھون کی زبان پر ہے آج

سوم کا مرثیہ کیا خوب میں نے سودا کہا
عیالیون میں ترا نام تا بحشر رہا
دیا ہے خون جگر چشم سامعون سے بہا
سنا ہے جن نے لیے اسکا دیدہ تر ہے آج

مرثیہ دیگر

جب کہا ہو کر نبی نے زار امت کے لیے
بعد میرے کون ہے غمخوار امت کے لیے

www.emarsiya.com